ملک طارق محمود
گجرات

نابغہ روزگار شخصیت

سانحہ ۲۳ ر مارچ کے بارے میں آپ بہت کچھ پڑھ اور سن چکے ہیں ۔ آیئے اس درد بھری داستان کو ایک دفعہ پھر دہرا کر اپنے اندر نیا عزم اور ولولہ پیدا کرلیں ۔

۲۳ ر مارچ کی رات تھی ۔ سٹیج اہلحدیث کی تھی ۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے ۔ محمد خان نجیب شہداء بالاکوٹ کی داستان ابھی ابھی اس شعر پر ختم کر کے ہٹے تھے۔

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

شیر ربانی مولانا یزدانی توحید و رسالت کے موضوع پر جوہر آزما چکے تھے ۔

قائد عرب و عجم ' شاہ قرطاس و قلم ' خطابت کے بے تاج بادشاہ ' مسلک اہلحدیث کے علمبردار ' اہلحدیث کی شمشیر علامہ ظہیر اپنی تمام تر رعنائیوں ' جراتوں اور خطابتوں کے ساتھ براجمان تھے ۔ علامہ تھے اور علامہ کا جوش تھا ۔

آپ نام نہاد بہادروں سے جرات کے تمغے نوچ رہے تھے ۔ کافروں کو دبوچ رہے تھے ۔ آمروں کو للکار رہے تھے ۔ بزدل حکمرانوں کو غیرت کا سبق سکھلا رہے تھے ۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

آپ فرمارہے تھے :

کعبہ کے رب کی قسم دنیا کی تمام قوتیں اکٹھی ہو جائیں ' روس اور امریکہ مل

جائیں - پاکستان کے دس کروڑ مسلمان اگر مرمٹنے کا عزم کر لیں تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی - بقول شاعر مشرق

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑ......

ابھی یہاں تک پہنچے تھے کہ نفرت کے سوداگروں نے اپنا وار کیا - چاروں طرف گھپ اندھیرا چھا گیا - نفرت کے سوداگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے -

علامہ صاحب رخصت ہوئے اور ان کے رفقاء نے جام شہادت نوش فرمایا - مگر ۲۳ ر مارچ سنہ ۱۸۷ کو خالص مذہبی سیرت النبی کانفرنس کے موقعہ پر آگ و خون کی جو ہولی کھیلی گئی اور جس بربریت و وحشی پن کا مظاہرہ کیا گیا اور جن ضمیر فروشوں اور دعوت دین کے دشمنوں نے جس بے غیرتی اور بزدلی کا مظاہرہ کیا وہ خود ایک لمحہ فکریہ ہے -

اگرچہ یہ المناک واقعہ بذات خود حکومت پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور اسلام کے نام پر بدنما داغ ہے مگر یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان بزدل چنگیزوں اور سفاکوں کا پتہ لگائے کیونکہ آج ہر شخص کہہ رہا ہے

متاع دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزہ خونریز ہے ساقی

ملک الکریم

ہمارے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ ہماری ہر بات اپنی نہیں ہوتی بلکہ ہمارے عقائد اور نظریات کا مرکز و محور کتاب و سنت ہیں - اہلحدیث کے علاوہ دنیا میں جتنے مسالک ہیں - ایک ایک سے پوچھے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں کیا وہ سب کچھ وہی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - ان میں سے کوئی بھی یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ ان کی ہر بات کتاب و سنت کی بات ہے - اللہ کے قرآن اور محمد کے فرمان پر کوئی اختلاف نہیں ' جھگڑا اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ان فرامین کے علاوہ تیسری بات سامنے آ جاتی ہے ہم یہ برملا کہتے ہیں کہ کتاب و سنت کے سامنے کسی اور بات کی کوئی حیثیت نہیں ہے - ہم اگر امام بخاری ' امام مسلم اور دوسرے محدثین کا ذکر کرتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی بات کہی ہے بلکہ انہوں نے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ہم تک پہنچائے ہیں -

ہم نے بہت سے عرب ممالک میں یہ مشاہدہ کیا ہے کہ کتاب و سنت کی جہاں روشنی پہنچی ہے۔ وہاں اہل حدیث موجود ہیں۔ اس لئے کہ مسلک اہل حدیث سے زیادہ صاف ' شفاف ' اجلا ' روشن اور واضح مسلک کوئی نہیں ہے۔ (اقتباس تقریر علامہ احسان الٰہی ظہیر)

المرسل جناب امتیاز جاوید بٹ صاحب گوجرانوالہ

اسلام۔ جمہوریت اور پاکستان

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو اسلام کے لئے اور جمہوریت کے ذریعے وجود میں آیا۔ چنانچہ اسلام۔ جمہوریت اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں اور کسی ایک کی نفی پاکستان سے انکار کے مترادف ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں بادل نخواستہ جمہوریت بحال کرتا ہوں وہ درحقیقت اپنی خواہشات کی عکاسی کرتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ اسے حسرت یہ ہے کہ اسے بادشاہ کیوں تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ حالانکہ مارشل لاء میں ہی تمام برائیاں اور بدعنوانیاں سامنے آئی ہیں۔ ان کی مثال بری سے بری جمہوری حکومت میں بھی نہیں ملتی دکھ کی بات یہ ہے کہ پاکستان مارشل لاء ہی کی حکومت میں دولخت ہوا۔ بھارت کی طرف سے جارحیت کا ارتکاب ہمیشہ مارشل لاء کی حکومتوں کے دوران ہوا۔ اقتصادی بد حالی اور اخلاقی بے راہروی کی نوبت بھی انہی حکومتوں کا تحفہ ہے اس لئے مارشل لاء حکومت کو جمہویت کے مقابلے میں اچھی حکومت قرار دینے کی منطق ناقابل قبول ہے۔ پاکستان اسلام اور جمہوریت کے لئے قائم ہوا تھا اور اس راستے پر کار بند رہنے سے ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکیں گے جن کے لئے ہمارے اسلاف نے قربانیاں دی تھیں۔ (اقتباس تقریر علامہ احسان الٰہی ظہیر)

المرسل۔ حاجی محمود احمد بٹ صاحب۔ گوجرانوالہ